احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل
ربوہ

CPL 61

ایڈیٹر: عبد السمیع خان

213029

جمعہ 26- مارچ 1999ء - 7 ذی الحجہ 1419 ہجری - 26- امان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 68

نئی صدی کا آغاز

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

○ نئی صدی کے آغاز کے متعلق مغربی اقوام کی طرف سے 2000ء میں تقریبات وغیرہ منعقد کرنے کے اعلان ہو رہے ہیں جبکہ چین نے 2001ء سے نئی صدی شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"جماعت احمدیہ قدیم سے جو روایات چلی آ رہی ہیں انہی کے مطابق نئی صدی کا آغاز کرے گی۔ ہمیشہ جب ایک کا ہندسہ ہر سو کے بعد شروع ہوتا ہے تو تب نئی صدی شروع ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے چینیوں کا مسلک درست ہے اور ہم اسے قبول کرتے ہیں اور یہی دینی روایت بھی رہی ہے۔ اور جب سے تاریخ منضبط ہونے کی سنت جاری ہے اسی پر عمل ہو رہا ہے کہ صدی کی جو گنتی شماری ہوتی ہے اس کے ساتھ جب اگلی صدی کے ایک کا ہندسہ لگتا ہے تو وہ اس کا پہلا سال ہوتا ہے اس لئے 1999ء پر یہ صدی ختم نہیں ہوگی بلکہ 2000ء میں ختم ہوگی اور 2001ء سے نئی صدی شروع ہوگی۔"

احباب جماعت نوٹ فرمالیں کہ اگلی صدی کا آغاز 2001ء سے ہوگا۔

(ناظر امور عامہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بہت سے لوگ دیکھے ہیں جو اپنے ارادوں کو خدا پر مقدم کرتے ہیں۔ آخر کار اس تقدیم ہوائے نفس میں بھی وہ کامیاب نہیں ہوتے اور بجائے فائدہ کے نقصان عظیم اٹھاتے ہیں۔ (دین حق) پر غور کرو گے تو معلوم ہوگا کہ ناکامی صرف جھوٹے ہونے کی وجہ سے پیش آتی ہے۔ جب خدائے تعالیٰ کی طرف سے التفات کم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوتا ہے جو اس کو نامراد اور ناکام بنا دیتا ہے۔ خصوصاً ان لوگوں کو جو بصیرت رکھتے ہیں جب وہ دنیا کے مقاصد کی طرف اپنے تمام جوش اور ارادے کے ساتھ جھک جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو نامراد کر دیتا ہے۔ لیکن سعیدوں کو وہ پاک اصول پیش نظر رہتا ہے جو احساس موت کا اصول ہے۔ وہ خیال کرتا ہے کہ جس طرح ماں باپ کا انتقال ہو گیا ہے یا جس طرح پر اور کوئی بزرگ خاندان فوت ہو گیا ہے اسی طرح پر مجھ کو ایک دن مرنا ہے اور بعض اوقات اپنی عمر پر خیال کرکے بڑھاپا آ گیا اور موت کے دن قریب ہیں خدائے تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ بعض خاندان ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں عمریں علی العموم ایک خاص مقدار تک مثلاً 50 یا 60 تک پہنچتے ہیں۔ بٹالہ میں میاں صاحب کا جو خاندان ہے اس کی عمریں بھی علی العموم اسی حد تک پہنچتی ہیں۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 35)

خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والوں کو کوئی خطرہ نہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اگر انسان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقتوں سے کام نہ لے کر اللہ تعالیٰ پر بدظنی کرکے دنیا میں زندگی بسر کرتا ہے تو وہ ہلاکت اور کفر کی زندگی ہے اور اگر وہ خدا تعالیٰ کے احسانات کو دیکھتا اور ان کی قدر کرتا ہے تو اس کے لئے وہی جنت ہے۔ نفس کے اندر جو خوشی پیدا ہوتی ہے۔ بیرونی خوشی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اگر اس کو آگ میں بھی ڈال دیا جائے تو وہ آگ بھی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بعض دفعہ بیماریاں بھی خوشی کا موجب ہو جاتی ہیں۔ ایک عورت کو ایک بیماری تھی۔ ایک دن حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے پاس آئی۔ بہت ہنسی پوچھا کیوں ہنستی ہو۔ کہنے لگی میرا بیٹا مر گیا ہے کچھ دنوں کے بعد پھر آئی اور پھر اسی طرح ہنسنا شروع کیا۔ پھر پوچھا تو کہا میرا دوسرا بیٹا بھی مر گیا۔ گو اسے ایک بیماری تھی۔ مگر اس کے لئے راحت ہو گئی۔ جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا تھا۔ اب اگر وہ رنج محسوس کرتی تو اسے اور تکلیف ہوتی۔ تو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ (-) ان کو خیال ہوتا ہے کہ ہم نے ایسی ہستی کے ہاتھ میں اپنے آپ کو سپرد کیا ہوا ہے جو ظالم نہیں' دیکھو اگر مسافر جا رہے ہوں۔ اور انہیں ایک راستہ جاننے والا راستہ بتانے کے لئے مل جائے تو وہ مطمئن ہو جاتے ہیں۔ ایک اچھے لائق استاد کے سپرد لڑکے کرکے لوگ مطمئن ہو جاتے ہیں۔ یہ تو انسانوں کا حال ہے تو (خدا) کے سپرد جو اپنا معاملہ کر دے اس کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اس کو خواہ کس قدر بھی تکالیف آویں۔ تو وہ پرواہ نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ خیال کرتا ہے میرا رہنما مجھے ہر حالت میں جنت کی طرف لے جا رہا ہے۔ بہت لوگ ہیں کہ انہوں نے اپنے نفس پر غور نہیں کیا۔ ان طاقتوں پر غور کرتے جو خدا نے ان میں پیدا کی ہیں۔ وہ ان احسانات پر غور کرتے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر کئے تھے۔ تو اس عذاب میں نہ پڑتے۔ بہت لوگ ہیں جو لکھتے ہیں ہم ہلاک ہو گئے تباہ ہو گئے۔ کیوں ہوئے۔ جب خدا نے تمہارے اپنے نفس کے اندر جنت رکھی تھی کہ تم بغیر آنکھیں کھولنے اور ہاتھ پاؤں ہلانے کے اس جنت کو کھول سکتے تھے۔ تکالیف جو آتی ہیں وہ انسان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ وہ خیال کر سکتا ہے کہ یہ مجھے جگانے کے لئے آتی ہیں۔ مثلاً ایک پہاڑ پر چلتے ہوئے ایک شخص سو جاتا ہے۔ اور اس کو اس کا رہبر جگا دیتا ہے تو بے شک اس جگانے سے اسے تکلیف ہوئی لیکن یہ اسے متنبہ کیا گیا کہ ہوشیار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو تکلیف آتی ہے وہ بھی ہوشیار کرنے کے لئے آتی ہے۔ اور اس سے بتایا جاتا ہے کہ تم اپنے اوپر جنت کے دروازے بند کرنے لگے تھے۔ ہوشیار ہو جاؤ غرض جو لوگ شکایت کرتے ہیں ان کی اپنی غلطی ہے۔ جنت تو ہمارے نفس کے اندر ہے وہ بڑھتی ہے تو اتنی بڑھتی ہے کہ قبر میں بھی ساتھ جاتی ہے۔ محشر میں بھی ساتھ ہوگی اور پھر استقبال کو بھی آئے گی۔ (از خطبہ 12 مئی 1916

نمایاں کامیابی

○ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب انچارج شعبہ میڈیسن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر سمیع الاحمد صاحب نے رائل کالج آف فزیشنز لندن سے ایم آر سی پارٹ ون کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ موصوف اس سے قبل کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان سے ایم سی پی ایس کر چکے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب فضل عمر ہسپتال میں چائلڈ سپیشلسٹ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بطور معاون صدر خدام الاحمدیہ پاکستان بھی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

موصوف کی اعلیٰ دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

چندہ تحریک جدید کی امتیازی شان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"تحریک جدید مالی قربانیوں میں ایک نمایاں امتیاز رکھتی ہے اور اس دور میں اس نے عظیم الشان مالی قربانیوں کی بنیاد ڈالی جو مزید مختلف شکلوں میں اس تحریک کے بطن سے پیدا ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور ہوتی چلی جائیں گی.... جتنے چندے بڑھے ہیں یہ سب تحریک جدید کے بچے ہیں.... تحریک جدید کو زوائد میں سمجھنا درست نہیں"

(خطبہ جمعہ 25- اکتوبر 85ء)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت 2-50 روپے

مرتبہ - حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر42

کلاس نمبر339

دو اہم سوال

آج کی نشست کے آغاز میں ایک خاتون کے خط کے حوالے سے گفتگو کا آغاز فرمایا۔ جس میں نظموں کے متعلق سوالات تھے۔ وہ کہتی ہیں کہ فلمی گانوں کی نقلیں کر کے ایک اچھا اور مقدس کلام پڑھنا ٹھیک نہیں ہے۔

دوسرا یہ کہ ہمارے ہاں پرانے زمانے میں تو لجنہ میں لڑکیوں کی آواز کو مردوں کی جلسہ گاہ میں منتقل کیا ہی نہیں جاتا تھا اس بات کی اجازت ہی نہیں تھی اب سب دنیا میں یہ کام ہو رہا ہے۔ کہتی ہیں چلیں وہ تو آپ بے شک رکھیں۔ لیکن فلمی گانوں کی طرز نکال دی جائے اس کے متعلق میں نے بہت غور کیا ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ فلمی گانوں کی طرز ماہرین تیار کرتے ہیں' چوٹی کے ماہر لوگ جنہوں نے عمر اپنی اس فن میں گنوائی ہے۔ طرز بری نہیں ہوتی۔ گانا برا ہوتا ہے یہ بات ساری دنیا کے دیکھنے اور سننے والے غور کر لیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس مسئلے میں وہ اتفاق کریں گے کہ طرز لینا تو کوئی بری بات نہیں۔ اگر اس طرز میں پاک کلام بھر دیا جائے تو وہ دل پہ اثر کرتا ہے اگر اس لئے کہ فلمی گانے کی طرز ہے۔ اس کو آپ بالکل چھوڑ دیں تو نئی طرزیں کون بنائے گا۔

اچھی طرزیں

اب ساری دنیا میں جو ماہر فن سننے والے ہیں وہ یا تو ہمیں اچھی طرزیں' اچھی دھنیں ایسی بنا کے دیں کہ کلام کا اثر ہو بری طرز میں آپ کوئی اچھا شعر سنیں یا کلام پڑھتے ہیں اور بے ہودہ آواز ہو بے ہودہ طرز ہو تو بالکل دل میں نہیں اترتا کان اس کو دھکیل دیتے ہیں۔ ہمارا تو مقصد یہ ہے کہ اچھا کلام دل سے اترے اور دل پہ اثر کرے تبھی جب یہ لڑکیاں دل ڈال دیتی ہیں اور مسیح موعود...... کے کلام یا دوسرے دردناک کلام سے آنسو بھی آجاتے ہیں یہ اچھا لگتا ہے اور ساری دنیا کہتی ہے ہاں ہمارے دل پہ بہت اثر ہوا ہے مگر اس مسئلے کو کس طرح حل کیا جائے۔ اس مسئلے پر غور ہونا چاہیئے۔ کہ آیا بھدی طرز میں اچھے اچھے شعر سنائے جائیں اور لوگ ٹیلی ویژن دیکھنا ہی چھوڑ دیں یا ٹیلی ویژن پہ نغمے ہی بند کر دیئے جائیں لوگوں کو تو اتنی عادت پڑ گئی ہے کہ اگر نغمے بند کر دیئے گئے تو ٹیلی ویژن پر تو پتھروں کی بارش ہونی ہے۔

اب تو دو سوال اٹھیں گے۔ جب مسئلے کی بات کرنی ہے تو لڑکی کی آواز میں دنیا کو اچھا کلام سنایا جائے کہ نہ سنایا جائے۔ جہاں تک آمنے سامنے کی بات ہے پتہ ہو کہ فلاں لڑکی ہے۔ بیمار دلوں پر اس کا برا اثر پڑتا ہے۔ جو دل پہلے سے ہی بیمار ہوں لیکن آج تک میرے علم میں اچھے کلام کو سن کر جو ہماری اردو کلاس کی بچیاں پڑھتی ہیں میرے سامنے نہیں آیا کہ بیمار دل میں گند بھر دیا ہو جس نے بھی تبصرہ کیا ہے نیکی کا تبصرہ کیا ہے۔ بعضوں کے دلوں پر انکے کلام سن سن کر بہت گہرے اثر پڑے ہیں۔

قرآن کریم کی باتیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف حضرت مسیح موعود کی باتیں حضرت مصلح موعود کے شعر۔

اب لکھنے والی کیا چاہتی ہیں کہ کیا بھونڈی طرز میں پڑھیں تاکہ ذرہ بھی دل پر اثر نہ ہو لوگ ٹیلی ویژن ہی بند کرنا شروع کر دیں۔ اگر اچھی طرز میں پڑھیں تو اکثر ماہرین کی بنائی ہوئی طرزیں ہوتی ہیں اور وہی ٹھیک ہوتی ہیں تو پہلا مسئلہ یہ ہے کہ اچھی طرز گندی چیز ہے اگر وہ فلم کی خاطر بنائی گئی تھی یا فلمی گانا گندہ ہوتا ہے جو اس طرز میں بھر اگیا اگر طرز پاک صاف برتن کی طرح ہے تو اس میں ہر اچھا گانا ڈالیں تو گندہ کیسے ہو جائے گا۔ طرز میں تو کوئی منفی بات نہیں ہوتی۔ طرز تو صرف اچھی چیز کا نام ہے۔

مشورہ دیں

اس مسئلے پر سارے سننے والے تبصرے بھیجیں یہ نہ ہو کہ میز میری تبصروں سے بھر جائے کسی کے دماغ میں بہت اچھا خیال آئے تو وہ بھیج دے یا اپنی اپنی جماعت میں مشورے دے دیں۔ اور جماعتوں کی طرف سے ایک اکٹھا مشورہ آجائے۔ ایک ربوہ کا مشورہ ہو سکتا ہے ایک لاہور کا' کراچی کا' جرمنی کا وہ ہے تو ملک لیکن اکٹھا مشورہ آسکتا ہے یا دو تین مشورے ایک کاغذ پہ لکھے جائیں تو اس سے مجھے فیصلے میں آسانی ہو جائے گی۔

بچیوں کی آواز

اب جہاں تک بچیوں کی آواز کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے ہاں پہلے نہیں رواج تھا کہ عورتوں کی آواز میں نغمگی کے ساتھ مردوں کو بھی وہ گانا سنایا جائے۔ لیکن اس زمانے میں ٹیلی ویژن نہیں ہوا کرتے تھے اس زمانے میں قریباً آمنا سامنا ہوا کرتا تھا۔ ایک ہی جگہ میں سارے جان رہے ہیں کہ کون ہے۔ اور اس بچی تک رسائی ہو سکتی تھی۔ اب ٹیلی ویژن پر ساری دنیا میں ایک وقت میں رسائی ہو رہی ہے کسی کے دماغ میں یہ آ ہی نہیں سکتا کہ اس سے میں کوئی تعلق قائم کروں اور کرے کیسے نہ اس کا ایڈریس نہ پتہ۔ ٹیلی ویژن پہ اگر اس کو فضول خط لکھے گا تو اس کو پھاڑ کے پھینک دیں گے۔ اور اس کو جواب بھی بہت سخت دیں گے اس لئے کوئی غلط خط نہیں آتا۔ لیکن ہو سکتا ہے اب مجھے خیال آیا ہے کئی قسم کے مزاج ہیں کئی مولوی ہیں کوئی زیادہ سخت مولوی ہیں کئی ہلکے مولوی ہیں اور جماعت میں کئی آزاد خیال کے بھی ہیں بہت جماعت حصوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ایک انتہا کی طرف کٹر مولوی ہوں گے وہ بے چارے میری خاطر کہ میں برا نہ مناؤں ہو سکتا ہے کوئی تبصرہ نہ کر رہے ہوں لیکن دل میں کھولتے ہوں گے کہ یہ کیا مصیبت پڑی ہوئی ہے۔

ایک دفعہ ایسے مولوی کو میں نے جواب دیا تھا کہ تم سچ سچ قسم کھا کے بتاؤ کہ یہ جو گانے ہوتے ہیں لڑکیوں کے فلمی گانے گندے یا جو ٹیلی ویژن پہ آتے ہیں تم نے کبھی سنے ہیں کہ نہیں۔ پتہ لگا کہ واقعی سنے تھے۔ سنتا تھا اس پہ اعتراض کوئی نہیں۔

روزمرہ کی بات

لڑکی کی آواز میں گانا سننا آج کل ایسی روزمرہ کی بات ہو گئی ہے کہ دنیا کے کسی شہر میں کسی گاؤں میں آپ چلے جائیں آپ کو وہ گانا سننا ہی پڑے گا آوازیں پھیل رہی ہیں ہر طرف لاہور میں گانے پھر رہے ہیں ہر طرف گلیوں میں۔ کوئی جگہ نہیں ہے ایسی جہاں آپ لڑکی کی آواز میں یا عورت کی آواز میں گندے گانے نہ سنیں۔ جو اخلاق کو خراب کرنے والے نہ ہوں۔ اب یہ لوگ اسکو تو جائز سمجھتے ہیں سارے سنتے ہیں اور جب ایک احمدی لڑکی اچھا نغمہ پڑھے جس کا دل پہ اچھا اثر پڑتا ہے۔ دونوں صورتوں میں ہے تو عورت ہی کی آواز ہے نا۔

اس پر وہ اعتراض اٹھاتے ہیں شاید اس لئے کہ ہمیں غیروں کا گند کھانے دیں اپنا نہ کھلاؤ۔ اگر اس کو گند سمجھتے ہیں کہتے ہیں جو گند غیروں نے تیار کیا ہے وہ خوب کھانے دیں ہمیں لیکن اپنے نہ تیار کریں۔

مگر اپنے تیار بھی کب کرتے ہیں گندہ۔ اپنے تو صاف ستھری بات کرتے ہیں اچھی کرتے ہیں۔ تو اس لئے میں نے اس کی اجازت شروع میں دی تھی مجھے یاد آگیا ہے کافی بحثیں چلی تھیں۔ میں نے کہا تھا کہ بجائے اس کے کہ لوگ دوسرے گانوں کے عادی بننا شروع ہو جائیں اور گندے گانے انکو سننے کی عادت پڑ جائے۔ انکو ان گانوں کی عادت ڈال دی جائے ان کے ساتھ بہت سی اچھی باتیں ملتی ہیں اور رفتہ رفتہ ذہن پاک اور صاف ہونے لگتے ہیں۔ اب کثرت کے ساتھ بہت سے گھر ہیں ہزاروں ایسے ہیں جن کے بچے اور بچیوں نے ٹیلی وژن کے گانے اور ڈراموں کے گانے چھوڑ دیئے ہیں وہ رفتہ رفتہ اس کی طرف منتقل ہو رہے ہیں۔

یہ ایک فائدہ بھی ہے۔ بعضوں کو اعتراض بھی ہو گا لیکن فائدہ بھی تو ہے۔

مدح رسولؐ میں نغمات

جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں لڑکیوں کے گانوں کا تعلق ہے۔ اس کے متعلق جن لوگوں نے بات بگاڑنی ہو اس خط میں بھی ذکر ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ چھوٹی بچیاں تھیں فرمایا۔

بالکل غلط بات ہے ہرگز چھوٹی بچیاں نہیں تھیں ان میں مدینے کی بڑی بچیاں بھی شامل تھیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں نغمہ گا رہی تھیں۔ اور دف بھی بجا رہی تھیں اور سب نے سنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نغمے پہ اعتراض نہیں کیا کیونکہ نغمہ اچھا تھا۔ بہت ہی پیارا کلام تھا۔ اب زمانہ بدل چکا ہے۔ اب تو ٹیلی ویژن ہے اس لئے ساری باتوں پر غور کر کے حکمت کے ساتھ مشورہ ایسا بھیجیں۔ کہ اس پہ یہاں غور ہو سکے۔ پھر مرکز میں بھیج دوں گا ربوہ میں وہاں صدر انجمن وغیرہ میں غور ہو جائے اور آخری شکل میں ایک ایسا فیصلہ ہو جائے کہ پھر جو بھی اعتراض کرے کرنے دیں اس کو۔ پھر ہم بے دھڑک ہو کر وہ کام جس کو ہم چاہتے ہیں کہ اچھی طرح سے پیش کریں اچھی طرح سے پیش کرتے رہیں گے۔

حضور کی تیار کردہ دھنیں

یہ جو بعض اچھی دھنیں ہیں بعض نغمے۔ یہ شاید اس لکھنے والی کو پتہ نہیں کہ چند ایسے ہیں جو میں نے خود بنا کے سکھائی تھیں انکو۔ وہ فلمی نہیں ہیں وہ شاید انکو فلمی سمجھ رہی ہیں مگر میرے پاس اتنا وقت تو نہیں کہ میں ہر وقت دھنیں ہی بناتا رہوں۔ لیکن بعض نظمیں جو پیش ہونی تھیں اہم موقعوں پر وہ میں نے بچیوں کو بلا کر بعض دفعہ دس دس پندرہ پندرہ دنوں تک ان پر محنت کی ہے۔ حضور نے بچیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

کیوں جی ٹھیک ہے کہ نہیں آیا کرتے تھے نا تم لوگ۔ پھر غلط کرتے تھے پھر میں محنت کرتا تھا۔ آخر شوکت نے ٹھیک کر لئے۔ اور اب اس بے چاری کو بند کر رہے ہیں کہ بالکل نہیں۔ وہ فلمی نغمہ ہے۔ میں نے کبھی سنا بھی نہیں وہ۔ جو طرز میں نے آپ کو بتائی تھی جو مجھے اچھی لگی تھی وہ تھی۔ اب لکھنے والی کہتی ہیں کہ پرانے زمانے میں قادیان میں جو طرزیں رائج تھیں وہ کیوں نہیں رائج کرتے فرمایا۔

ان طرزوں کو سنے گا ہی کوئی نہیں۔ جن لوگوں نے قادیان کا زمانہ دیکھا ہوا ہے وہ تو دوبارہ انکو سنتے ہی نہیں ہیں وقت وقت کی بات ہوتی ہے جب نغمے بدلتے ہیں طرزیں بدل جاتی ہیں۔

اب فلمی گانے بھی کئی ایسے بھی ہیں جو پرانے اچھے لگتے ہوں گے لیکن اکثر لوگ پرانے نغموں کو سنتے ہی نہیں۔ زمانے کے انداز بدل گئے۔ مطالبے الگ ہو گئے۔ انسان کے اندر نغمگی کا شعور ہے۔ میوزک کا شعور وہ ترقی کرتا جاتا ہے بدلتا جاتا ہے تو یہ سارے مسائل ہیں جن پر غور کے بعد ایک فیصلہ ہم نے کرنا ہے۔

قسط دوم آخر

نصر اللہ خان ناصر صاحب - مدیر ماہنامہ انصار اللہ

حضرت بانی سلسلہ کے خلق کریمانہ - تیمارداری اور عیادت

حضرت مفتی فضل الرحمان صاحب کے بیٹے کی عیادت

حضرت مفتی فضل الرحمن صاحب حضرت اقدس کے جید رفقاء میں سے تھے ان کے پہلے لڑکے کی علالت اور حضرت اقدس کی عیادت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولانا عرفانی صاحب لکھتے ہیں۔

"حضرت مفتی صاحب کا سب سے بڑا لڑکا جو پہلا لڑکا کہنا چاہئے بہرہ اور گونگا تھا۔ اسی طرح دوسرا لڑکا بھی۔ پہلا لڑکا تو پیدائشی ہی مریض تھا۔ مگر دوسرا لڑکا جس کا نام عنایت الرحمان تھا اچھا خاصا تندرست تھا۔ مگر نہ سنتا تھا اور نہ بولتا تھا۔ یہ لڑکا جب ساڑھے چار سال کا تھا تو سخت بیمار ہو گیا۔ یعنی اس کو ٹائی فائیڈ (Typhoid Fever) ہو گیا تو حضور اکثر اس کی علالت کے ایام میں اس کو دیکھنے کے لئے آتے تھے اور ہمیشہ تنہا تشریف لاتے تھے۔ اور بچہ کو دیکھ کر مناسب تجاویز بتلا کر تشریف لے جاتے تھے۔ مفتی صاحب ان ایام میں گورداسپور کے مقدمہ میں تاریخوں پر حضرت کے ساتھ جایا کرتے تھے۔ جس روز آخری دفعہ حضور گورداسپور تشریف لے جانے لگے اور گھر سے نکل کر اس بچہ کو جاکر دیکھا تو اس کی حالت کو نازک پایا۔ تو آپ نے باہر آکر مفتی صاحب کو فرمایا کہ آج آپ گورداسپور نہ جاویں۔ یہیں ٹھہریں۔ چنانچہ آپ تشریف لے گئے۔ دوسرے دن صبح بچہ فوت ہو گیا۔"

(ایضاً۔ صفحہ 200)

غرباء پر خصوصی توجہ

حضرت مسیح موعود کمزور اور غرباء پر خاص ہمدردی کی نظر رکھتے تھے۔ ایسے ہی مخلصین میں سے حاجی الٰہی بخش لدھیانوی و الٰہی بخش مالیر کوٹلوی بھی تھے۔ میاں الٰہی بخش صاحب مہمان خانہ میں رہتے تھے۔ حضرت اقدس ان کی عیادت کے لئے اکثر جاتے تھے۔ اسی طرح حاجی فضل حسین مہاجر شاہجہانپوری کی عیادت کو تو اکثر جایا کرتے تھے۔ اور آپ کا معمول ہو گیا کہ ہر روز سیر کے بعد مریضوں کی عیادت کو جاتے تھے۔ حضرت مولانا عرفانی صاحب فرماتے ہیں۔

"یہ لوگ......دنیوی وجاہت اور مالی حیثیت سے ممتاز نہیں تھے بلکہ غرباء کی جماعت میں سے تھے ہاں اپنے اخلاص کے لحاظ سے قابل رشک اور واجب الاحترام تھے حضرت مسیح موعود ان کی عیادت کے لئے جاتے تھے اس لئے کہ آپ کی نظر مادی امتیازات پر کبھی نہ پڑتی تھی۔"

(ایضاً۔ ص 182)

ایک یتیم بچے کی تیمارداری

حضرت اقدس کی سیرت میں ایسے واقعات بھی ہیں کہ آپ نے بے یارومددگار بے سہارا اور یتیموں کی تیمارداری بڑی توجہ سے فرمائی۔ حضرت مولانا عرفانی صاحب فرماتے ہیں۔

"اس خصوص میں آپ کی سیرت کا یہ پہلو ناتمام رہ جائے گا اگر میں ایک یتیم کے واقعہ کا ذکر نہ کروں۔ ایک یتیم لڑکا جس کا نام فجا ہے وہ آج کل یہاں قادیان ہی میں ایک مخلص احمدی کی حیثیت سے رہتا اور صاحب اولاد ہے اور معماری کا کام کرتا ہے۔ ابتدا میں مرزا نظام الدین صاحب کے گھر میں رہتا تھا۔ بعض سختیوں کو ناقابل برداشت پاکر وہ حضرت اقدس کے گھر میں آگیا۔ کسی سرپرستی اور تربیت کے نہ ہونے کی وجہ سے اس کی حالت بہت خراب تھی اطوار وحشیانہ اور غیر مہذبانہ تھے۔ طبیعت میں تیزی تھی۔ ایک مرتبہ وہ اپنی شوخی کی وجہ سے جل گیا۔ کھولتا ہوا پانی اس کے سارے بدن پر گر گیا۔ حضرت مسیح موعود کو اس کے لئے اس سے کم صدمہ نہیں ہوا جس قدر اپنے لخت جگر کے لئے ہوتا تھا......

آپ ہمہ تن اس کے علاج میں مصروف ہو گئے۔ بدن پر تازہ دھنی ہوئی روئی رکھی جاتی تھی اور بڑی احتیاط کی جاتی تھی۔ اس کے علاج میں آپ نے نہ تو روپیہ کی پروا کی اور نہ خود اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں کوئی مضائقہ کیا۔ اور نہ غورو پرداخت اور غذا و دوا میں کوئی کمی جائز رکھی گئی۔ خود اپنے سامنے ہر چیز کا انتظام کراتے تھے۔ اور اس کو ہمیشہ تسلی دیتے تھے یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اگر اس صدمہ سے یہ بچ گیا تو نیک ہوگا۔ چنانچہ آپ کا یہ ارشاد بالکل صحیح ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس بلا سے نجات دی اور اب وہ ایک مخلص احمدی ہے۔ اس جلنے کا نشان اس کے بدن پر اب تک باقی ہے۔ سب جانتے ہیں کہ اس وقت وہ ایک میلی کچیلی شکل کا بچہ تھا اور کسمپرسی کی حالت میں اس نے زندگی کے ابتدائی دن کاٹے تھے۔ عرف عام کے لحاظ سے کسی بڑی قوم اور خاندان سے تعلق نہ رکھتا تھا۔ ایسی مصیبت کے وقت میں جبکہ انسان اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کی علالت سے بھی اکتا جاتا ہے آپ ایک لمبے عرصہ تک اس کی تیمارداری میں مصروف رہے اور نہ صرف خود بلکہ سب گھر والوں کو اس کے متعلق خاص طور پر ہدایات تھیں۔ اس کے آرام اور علاج میں کوئی کمی نہ کی جاوے۔ یتیم پروری اور تیمارداری کی یہ بہترین مثال ہے۔"

(ایضاً 288-289)

ایک غریب الوطن نوجوان- عبدالکریم کی تیمارداری اور معجزانہ شفا

حضرت اقدس کی دعا سے معجزانہ شفا پانے والے ایک غریب الوطن عبدالکریم نامی نوجوان کا ایمان افروز واقعہ جسے حضرت مولانا عرفانی صاحب یوں بیان فرماتے ہیں:-

مکرمی سیٹھ حسن صاحب رئیس یادگیر نے (جو سلسلہ کے ایک مخلص اور پرانے احمدی ہیں) عبدالکریم نامی ایک لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجا۔ اتفاق سے اس کو ایک دیوانہ کتے نے کاٹا۔ اس کو علاج کے لئے کسولی بھیجا گیا۔ وہاں شفایاب ہو کر جب وہ قادیان میں آیا تو یکایک اس کی بیماری عود کر آئی۔ اور دیوانگی کے آثار اس پر ظاہر ہوئے۔ حضرت مسیح موعود کو جب اس واقعہ کی خبر ہوئی تو آپ کا دل اس غریب الوطن کی حالت پر پگھل گیا۔ اور آپ کو دعا کے لئے خاص رقت پیدا ہوئی۔ عبدالکریم کو بورڈنگ سے نکال کر اس مکان کے ایک حصہ میں رکھا جس میں خاکسار راقم الحروف عرفانی رہتا تھا۔ وہ مکان سید محمد علی شاہ صاحب مرحوم کا تھا۔ کسولی سے بذریعہ تار معلوم کیا گیا تو انہوں نے اسے لاعلاج بتایا۔ مگر حضرت مسیح موعود نے اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے اس قدر توجہ فرمائی کہ حیرت ہوتی تھی۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آپ اس کی خبر منگواتے تھے۔ اور اپنے ہاتھ سے دوا تیار کرکے اس کے لئے بھجواتے تھے۔ آپ اس قدر بے قرار تھے کہ کوئی اپنے عزیز کے لئے بھی نہیں ہو سکتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بچا لیا اور وہ اب تک زندہ ہے اور صاحب اولاد ہے۔ اس واقعہ کی تفصیل حضرت اقدس کی تصانیف میں ہے۔ مگر میں اس واقعہ کو دیکھنے والا ہوں یہ نشان میری آنکھوں کے سامنے میرے مکان میں ظاہر ہوا۔ خود حضرت مسیح موعود نے بھی اس بے قراری اور اضطراب کا اظہار فرمایا ہے۔ جو اس کے لئے آپ کے دل میں پیدا ہوا چنانچہ فرماتے ہیں:-

"اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہو گئی۔ اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابل رحم تھا اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو ایک برے رنگ میں اس کی موت شماتت اعداء کا موجب ہوگی تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بے قراری میں مبتلا ہوا۔ اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 47 طبع اول وروحانی خزائن جلد 22 صفحہ 480)

(ایضاً۔ صفحہ 291-292)

بلا امتیاز مذہب و ملت-
عیادت و ہمدردی

حضرت اقدس کے قلب اطہر میں نہایت ہمدردی، خیر خواہی اور محبت کا جذبہ تھا۔ آپ رفیق القلب ہونے کے باعث بلا امتیاز مذہب و ملت کے عیادت اور تیمارداری فرمایا کرتے تھے۔ ایسے ہی دو واقعات لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل کے بطور ایک مثال کے درج کئے جاتے ہیں حضرت مولانا عرفانی صاحب لکھتے ہیں:-

"لالہ شرمپت رائے قادیان کے رہنے والے اور حضرت مسیح موعود کی خدمت میں آپ کی بعثت کے ایام سے بھی پہلے آیا کرتے تھے اور آپ کے بہت سے نشانات کے وہ گواہ تھے اور باوجود بار بار کے مطالبوں کے بھی انہوں نے موکّد بعذاب حلف کرکے انکار نہ کیا۔ ایک مرتبہ وہ بیمار ہوئے مجھے اس وقت قادیان ہجرت کرکے آجانے کی سعادت حاصل ہو چکی تھی ان کے شکم پر ایک پھوڑا ہوا اور اس دنبل نے نہایت خطرناک شکل اختیار کی۔ حضرت اقدس کو اطلاع ہوئی۔ آپ خود لالہ شرمپت رائے کے مکان پر جو نہایت تنگ و تار تھا۔ تشریف لے گئے آپ کے ساتھ اکثر دوست تھے اور راقم الحروف بھی تھا۔

لالہ شرمپت رائے صاحب کو آپ نے جاکر دیکھا وہ نہایت گھبرائے ہوئے تھے ان کو اپنی موت کا یقین ہو رہا تھا۔ بے قراری سے ایسی باتیں کر رہے تھے جیسا کہ ایک پریشان انسان ہو۔ حضرت صاحب نے اس کو بہت تسلی دی اور فرمایا کہ گھبراؤ نہیں میں ڈاکٹر عبداللہ صاحب کو مقرر کر دیتا ہوں اور وہ اچھی طرح علاج کریں گے۔ اس وقت قادیان میں ڈاکٹر صاحب ہی ڈاکٹری کے لحاظ سے اکیلے اور بڑے ڈاکٹر تھے۔

چنانچہ دوسرے دن حضرت اقدس ڈاکٹر صاحب کو ساتھ لے گئے اور ان کو خصوصیت کے ساتھ لالہ شرمپت رائے کے علاج پر مامور کر دیا۔ اور اس علاج کا کوئی بار لالہ صاحب پر نہیں ڈالا گیا۔ آپ روزانہ بلاناغہ ان کی عیادت کو جاتے اور جب زخم مندمل ہونے لگا اور ان کی وہ نازک حالت عمدہ حالت میں تبدیل ہو گئی تو آپ نے وقفہ سے جانا شروع کیا مگر اس کی عیادت کے سلسلہ کو اس وقت تک جاری رکھا جب تک کہ وہ بالکل اچھا ہو گیا۔

آپ کی عادت تھی کہ جب آپ تشریف لے جاتے تو ہنستے ہوئے اس کے گھر میں داخل ہوتے۔ یعنی جیسی متبسم صورت تھی۔ اس ہنسی اور کشادہ پیشانی کا ایک اثر ساتھ والوں اور مریض پر پڑتا اور اس کو بہت کچھ تسلی دیتے اور فرماتے فکر نہ کرو میں دعا کرتا ہوں تم اچھے ہو جاؤ گے۔ اور خود لالہ شرمپت رائے کی بھی یہ حالت تھی کہ وہ ہمیشہ جب حضرت صاحب تشریف لے جاتے تو کہتا تھا کہ میرے لئے دعا کرو۔

(ایضاً 169-170)

لالہ ملاوامل

لالہ ملاوامل صاحب کی عمر بائیس سال کی تھی وہ بعارضہ عرق النساء (رینگن کا درد) بیمار ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود کا معمول تھا کہ صبح و شام ان کی خبر ایک خادم جمال کے ذریعہ منگوایا کرتے اور دن میں ایک مرتبہ خود تشریف لے جا کر عیادت کرتے۔ صاف ظاہر ہے کہ لالہ ملاوامل صاحب ایک غیر قوم اور غیر مذہب کے آدمی تھے لیکن چونکہ وہ حضرت اقدس کے پاس آتے جاتے رہتے تھے اور اس طرح پر ان کو ایک تعلق مصاحبت کا تھا۔ آپ کو انسانی ہمدردی اور رفاقت کا اتنا خیال تھا کہ ان کی بیماری میں خود ان کے مکان پر جا کر عیادت کرتے اور خود علاج بھی کرتے تھے۔ ایک دن لالہ ملاوامل صاحب بیان کرتے ہیں کہ چار ماشہ صبر ان کو کھانے کے لئے دے دیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ رات بھر میں انیس مرتبہ لالہ صاحب کو اجابت ہوئی اور آخر میں خون آنے لگ گیا اور ضعف بہت ہو گیا۔ علی الصباح معمول کے موافق حضرت کا خادم دریافت حال کے لئے آیا تو انہوں نے اپنی رات کی حقیقت کہی اور کہا کہ وہ خود تشریف لاویں۔ حضرت اقدس فوراً ان کے مکان پر چلے گئے۔ اور لالہ ملاوامل صاحب کی حالت کو دیکھ کر تکلیف ہوئی فرمایا کچھ مقدار زیادہ ہی تھی مگر فوراً آپ نے اسبغول کا لعاب نکلوا کر لالہ ملاوامل صاحب کو دیا جس سے وہ سوزش اور خون کا آنا بھی بند ہو گیا اور ران کے درد کو بھی آرام آ گیا۔

حضرت صاحب کی پوزیشن کے لحاظ سے دیکھا جاوے تو وہ اپنے شہر کے ایک رئیس اعظم اور مالک تھے اور اس خاندانی وجاہت کے لحاظ سے اس طرح پر کسی کے گھر نہیں آتے جاتے تھے مگر انسانی ہمدردی اور غمگساری نے کبھی آپ کو یہ سوچنے کا موقع ہی نہ دیا۔ کیونکہ وہ دوسروں کو آرام پہنچانے اور نفع رسانی کے لئے پیدا ہوئے تھے اس لئے مرضیٰ کی عیادت میں کسی قسم کی تفریق اور امتیاز اپنے پرائے کا نہ کرتے تھے۔"

(ایضاً "170-171)

ایک غیر احمدی دوست کے لئے دعا اور عیادت کے سلسلہ میں حضرت مولانا عرفانی صاحب فرماتے ہیں۔

"اگست 1902ء میں ایک قریشی صاحب بیمار ہو کر دارالامان میں حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح اول سے علاج کرانے کے لئے آئے انہوں نے متعدد مرتبہ حضرت کے حضور دعا کے لئے عرض کی۔ حضور نے دعا کا وعدہ فرمایا۔ 10- اگست 1902ء کی شام کو اس نے حضرت اقدس کی خدمت میں بتوسط حضرت حکیم الامت عرض کیا کہ میں آپ کی زیارت کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہوں مگر پاؤں کے متورم ہونے کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکتا آپ نے خود اس کے مکان پر 11- اگست 1902ء کو جانے کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ جب حسب معمول سیر کو نکلے تو خدام کے حلقہ میں وہ اس کے مکان پر پہنچے تاکہ عیادت بھی ہو جاوے اور جو وعدہ خود آنے کا کیا تھا وہ بھی پورا ہو جائے...... حضرت اقدس اس مریض کے پاس تشریف لے گئے اور بطور عیادت استفسار مرض و دیگر حالات کرتے رہے۔"

(ایضاً "171-172)

علاج معالجہ اور خدمت خلق میں وسیع القلبی

حضرت مولانا عرفانی صاحب لکھتے ہیں۔

بیماروں کے ساتھ ہمدردی لفظاً ہی نہ تھی اور نہ دوسروں کو تاکید کی صورت میں ہی تھی بلکہ آپ خود علاج بھی فرمایا کرتے تھے۔ اور یہ بطور پیشہ کے نہیں بلکہ محض خدا کی مخلوق کی ہمدردی اور خیر خواہی کے لئے۔ آپ نے طب اپنے والد صاحب سے سبقاً پڑھی تھی۔ مگر بطور پیشہ کے اس کو کبھی اختیار نہ کیا۔ البتہ کسی کو جب ضرورت ہوتی تو آپ اس کا علاج بغیر کسی اجورہ کی ادنیٰ سی تحریک اور خواہش کے بھی کرتے اور قیمتی ادویات اپنے پاس سے دے دیتے۔ اوائل میں آپ کے گھر میں اچھا خاصہ ہسپتال تھا۔ اور صبح کے وقت کا بہت سا حصہ غرباء اور مرضیٰ کو ادویات دینے میں بھی صرف ہوتا تھا۔ اور آپ اس خدمت کو اسی طرح کرتے جس طرح دوسری دینی خدمات کو پوری مسرت اور انشراح کے ساتھ۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے اس کا نقشہ چشم دید واقعہ کی بناء پر کھینچا ہے۔ اور بہترین نقشہ دکھایا ہے فرماتے ہیں:-

"بعض اوقات دوا دردل پوچھنے والی گنواری عورتیں زور سے دستک دیتی ہیں اور اپنی سادہ اور گنواری زبان میں کہتی ہیں "میرجاجی جرابوا کھولو تاں" (یعنی مرزا صاحب ذرا دروازہ تو کھولو) حضرت اس طرح اٹھتے ہیں جیسے مطاع ذیشان کا حکم آیا ہے اور کشادہ پیشانی سے باتیں کرتے اور دوا بتاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں وقت کی قدر پڑھی ہوئی جماعت کو بھی نہیں تو پھر گنوار تو اور بھی وقت کے ضائع کرنے والے ہیں۔ ایک عورت بے معنی بات چیت کرنے لگ گئی ہے اور اپنے گھر کا رونا اور ساس نند کا گلہ شروع کر دیا ہے اور گھنٹہ بھر اسی میں ضائع کر دیا ہے آپ وقار اور تحمل سے بیٹھے سن رہے ہیں۔ زبان سے یا اشارہ سے اس کو کہتے نہیں کہ بس اب جاؤ دوا پوچھ لی۔ اب کیا کام ہے ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے وہ خود ہی گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوتی اور مکان کو اپنی ہوا سے پاک کرتی ہے۔ ایک دفعہ بہت سی گنواری عورتیں بچوں کو لے کر دکھانے آئیں اتنے میں اندر سے بھی چند خدمت گار عورتیں شربت شیرہ کے لئے برتن ہاتھوں میں لئے آنکلیں اور آپ کو دینی ضرورت کے لئے ایک بڑا اہم مضمون لکھنا تھا۔ اور جلد لکھنا تھا۔ میں بھی اتفاقاً جا نکلا۔ کیا دیکھتا ہوں حضرت کمربستہ اور مستعد کھڑے ہیں جیسے کوئی یورپین اپنی دنیوی ڈیوٹی پر چست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں اور کوئی تین گھنٹے تک یہی بازار لگا رہا۔ اور ہسپتال جاری رہا۔ فراغت کے بعد میں نے عرض کیا حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے اللہ اللہ کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ

"یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں کوئی ہسپتال نہیں میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا کر رکھا کرتا ہوں جو وقت پر کام آ جاتی ہیں اور فرمایا یہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پروانہ ہونا چاہئے۔"

(سیرت مسیح موعود مصنفہ مولانا عبدالکریم سیالکوٹی صفحہ 34-35)

ادویات خواہ کتنی ہی قیمتی ہوں آپ بے دریغ دے دیتے تھے۔ اور فوراً دے دیتے تھے تریاق الٰہی جب آپ نے تیار کیا اور وہ بہت قیمتی تھا۔ ہزاروں روپیہ اس پر خرچ آئے جب کسی نے مانگا تو آپ کافی مقدار میں جھٹ لا کر دے دیتے تھے۔ اور کسی مریض کے لئے جب کسی دوا کی ضرورت ہوئی اور معلوم ہوا کہ آپ کے سوا اور کسی جگہ نہیں ملتی تو فوراً آپ ساری کی ساری اٹھا کر دے دیتے تھے کہ کسی طرح مریض کو فائدہ پہنچے۔ مریضوں کو جب آپ ادویات دیا کرتے تھے تو خود اپنے ہاتھ سے تیار کر کے دیتے تھے۔ اس کام میں آپ کی مدد کرنے کے لئے کوئی کمپونڈر یا خادم نہ ہوتا بلکہ آپ ادویات کے معاملہ میں خاص طور پر احتیاط سے کام لیا کرتے تھے۔"

(ایضاً "صفحہ 286 تا 288)

حضرت اقدس مسیح موعود کے اخلاق کریمانہ جو تیمارداری اور عیادت کے سلسلہ میں ظاہر ہوئے وہ کثیر تعداد میں ہیں جس محبت ہمدردی سے حضرت اقدس نے تیمارداری کی اور جو دعائیں کیں بلاشبہ وہ اخلاقی اعجاز ہے جو اعجاز مسیحائی سے کم نہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کا تیسرا سالانہ کنونشن

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز اے۔اے۔سی۔پی کا تیسرا سالانہ کنونشن 14- مارچ 99ء کو ایوان محمود میں صبح دس بجے منعقد ہوا۔ افتتاحی سیشن کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب تھے۔ اس سیشن میں دو لیکچرز ہوئے جو مکرم احسان الٰہی عابد صاحب لاہور نے اور مکرم ہمایوں حفیظ صاحب لاہور نے دیئے۔ اس کے بعد چائے کا وقفہ ہوا۔

دوسرا سیشن محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال۔ ثانی تحریک جدید کی صدارت میں ہوا۔ اس میں جن دو احباب نے تقاریر کیں وہ ہیں مکرم سید عزیز احمد صاحب اور مکرم ابراہیم ملک صاحب۔ دونوں کا تعلق لاہور سے ہے۔ اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔

تیسرا سیشن الیکشن کی کارروائی پر مشتمل تھا جو محترم سید طاہر احمد صاحب ناظر تعلیم کی نگرانی میں ہوا۔

چوتھا سیشن محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی صدارت میں ہوا۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب صدر اور سرپرست ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال ایسوسی ایشن نے میگزین شائع کیا ہے جس میں گزشتہ سالانہ کنونشن کی رپورٹس دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ اس سال انٹروڈکشن بروشر بھی شائع کیا گیا۔ واہ میں ایسوسی ایشن کی نئی شاخ قائم ہوئی ہے اور کراچی اور راولپنڈی میں اس کے قیام کے لئے احباب کی ڈیوٹیاں لگا دی گئی ہیں۔ آخر میں مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے خطاب کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ابتداء میں تنظیمیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ پھر رفتہ رفتہ بڑی ہو جاتی ہیں۔ اگرچہ آپ کی اس تنظیم کا آغاز چھوٹا ہے مگر اس کا سکوپ بہت بڑا ہے۔ اور اس میں بہت کام کیا جا سکتا ہے۔ بعد ازاں مہمان خصوصی نے نمائش کا دورہ کیا۔ یہ نمائش ایوان محمود اور دفاتر خدام الاحمدیہ کی درمیانی لابی میں لگائی گئی تھی۔ اس میں دو سٹال تھے ایک ٹیکنیکل انجینئرز کا اور دوسرا INTELLECT کمپیوٹرز کا۔ آخر میں دعا پر اس تقریب کا اختتام ہوا۔

والدین کا تاج پہننا

قرآن کریم کا فیض صرف قرآن پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے تک ہی محدود نہیں رہتا۔ بلکہ یہ وہ نور ہے جو اردگرد بھی سرایت کرتا ہے۔ اور اس کی تاثیر دوسروں تک بھی پھیلتی ہے۔ اور اس کا فیض اس کے عزیز و اقارب اور دوستوں پر بھی وسیع ہو جاتا ہے۔ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں۔

"جس شخص نے قرآن پڑھا۔ اور اس پر عمل کیا تو اس کے ماں باپ کو قیامت کے روز دو تاج پہنائے جائیں گے۔ جن کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی۔ اگر دنیا میں سورج تمہارے گھروں میں آ جائے تو اس کی روشنی سے ان تاجوں کی روشنی زیادہ ہوگی پھر جب اس کے ماں باپ کا یہ درجہ ہوا تو خیال کرو کہ خود اس شخص کا جس نے قرآن سیکھا کیا درجہ ہوگا۔"

(سنن ابی داؤد باب فی ثواب قراءت القرآن)

اس حدیث مبارکہ میں ہمیں اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ نہ صرف ہم خود قرآن کریم کی تلاوت کریں بلکہ اپنے بچوں کو بھی سکھائیں۔ اور اس کی تعلیم پر عمل کریں۔

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب

میرے بزرگ استاد اور محسن

حضرت قاضی عبدالسلام بھٹی صاحب

اپنے گزرے ہوئے بزرگوں کا ذکر خیر آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔ اور اس کی تعمیل ایک اہم نیکی ہے۔ لیکن ایسے بزرگوں کا ذکر خیر کرنا جو اپنے خاص کاموں کے باعث اہمیت رکھتے ہیں اور بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ حضرت قاضی صاحب خاکسار کے بزرگ، استاد اور محسن اور خسر تھے۔ جب کبھی حضرت قاضی صاحب اس عاجز کو خط لکھتے اور یاد فرماتے باوجودیکہ یہ عاجز ان کا داماد۔ ان کا شاگرد اور ان کے بچوں کی حیثیت رکھتا تھا ہر بار اور ہمیشہ بڑے احترام کے الفاظ سے یاد کرتے۔ جب کبھی آپ سے ملنے کا موقعہ ملتا۔ خاص خوشی اور سرور اور اطمینان محسوس کرتے۔ حضرت قاضی صاحب کی وفات سے تین دن پہلے غالباً 12۔ جنوری کو جب یہ عاجز سحری کے معمولات سے فارغ ہو کر نماز فجر کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کے بعد لیٹ گیا۔ غنودگی ہوئی خواب دیکھا۔ بڑا واضح اور صاف۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب سخت بیمار ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ان کی عیادت اور بیمار پرسی فرما رہے ہیں اندر آتے جاتے ہیں اتنے میں نظارہ بدلا اور دیکھتا ہوں کہ حضرت قاضی صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ حضور وہاں موجود ہیں۔ یہ خواب تین چار دن پہلے دیکھی ہو تا تو ایک لمبے عرصہ سے ان کی صحت کے لئے کر رہے تھے اس خواب سے یہ احساس ہوا کہ اب رخصتی کا وقت ان کا آن پہنچا ہے۔

جمعۃ الوداع کے دن مورخہ 15 جنوری کو بذریعہ فون اطلاع ملی کہ حضرت قاضی صاحب اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے ہیں۔ اور اس دنیاء فانی کو خیرباد کہہ کر اپنی اصل آرام گاہ میں پہنچ گئے ہیں۔ خیال تھا کہ جیسا کہ عام دستور ان ملکوں میں ہے جنازہ دو تین دن بعد ہوتا ہے، کئی قسم کی ملکی Formealities کی وجہ سے جمعہ کے دن ہمیں لندن کے لئے سیٹیں نہ مل سکیں۔ موسم شدید خراب۔ برف باری، جہازوں کی آمد و رفت بند ہفتہ کے دن کے لئے خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ صفیہ بیگم نے سیٹیں ریزرو کرائیں کہ اتوار کی صبح کو انشاء اللہ لندن پہنچ جائیں گے۔ بعد میں اطلاع ملی کہ حضور ایدہ اللہ کی توجہ کی برکت سے ہسپتال والوں نے جنازہ فوراً Release کر دیا ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ہفتہ کے دن ہی جنازہ ہو جائے آگے عیدالفطر آ رہی تھی اور کئی قسم کی رکوں کا اندیشہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا کہ اس کا پیارا بندہ اس دنیا کی خرخشوں میں ایک دن زائد گزارے۔ فوراً سب انتظام ہو گئے۔ جو لندن کے حالات میں غیر معمولی بھی تھے۔

سب سے پہلے محترم منیر جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے حضور کو اطلاع دی تھی جب حضور نماز جمعہ کے لئے جانے سے پہلے پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں تشریف لائے تو اس وقت منیر جاوید صاحب نے حضور کو اطلاع دی کہ ابھی آدھ گھنٹہ قبل حضرت قاضی صاحب کی وفات ہو گئی ہے اتفاق سے حضرت قاضی صاحب کا نواسا عزیز فہیم احمد اس وقت دفتر میں موجود تھا۔ حضور کی نظر جب فہیم پر پڑی تو حضور نے فرمایا۔

"غم بھی ہے اور خوشی بھی ہے۔ عظیم الشان وفات ہوئی ہے۔ آج جمعۃ الوداع ہے" اس دن شام کو حضرت قاضی صاحب کے بیٹے مکرم ناصر احمد صاحب اور ان کے نواسے ڈاکٹر شبیر احمد صاحب اور ڈاکٹر فرید احمد صاحب اور عزیز شمیم احمد صاحب حضور کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ اور دفتر میں جنازہ کے بارے میں دریافت کیا اور حضور سے بات کی۔ حضور نے اس وقت بھی یہی فرمایا "غم کا جواز نہیں۔ خوشی ہے انجام اور وفات عظیم الشان ہے۔ نیز حضور نے مسکرا کر یہ ملاقات کی" اور پسماندگان کو زیادہ غمگین ہونے سے بچایا۔ حضور ایدہ اللہ کا خاص طور پر حضرت قاضی کے ساتھ بیمار پرسی کے سلسلہ میں رابطہ رہا۔ کبھی خود تشریف لے جا کر عیادت فرماتے۔ ادویہ تجویز فرماتے۔

خلافت سے محبت

حضور کو مل کر۔ دیکھ کر حضرت قاضی صاحب میں ایک نئی زندگی پیدا ہو جاتی اور خاص بشاشت۔ جب کبھی حضور دورہ پر باہر تشریف لے جاتے تو حضرت قاضی صاحب بے حد پریشان ہوتے۔ "میرا کیا ہو گا" ان کی خواہش اور تمنا تھی کہ حضور کی موجودگی میں ان کی وفات ہو۔ حضور ان کا جنازہ پڑھائیں اور حضور کی دعا سے وہ اس دنیا فانی سے رخصت ہوں۔ اور دعا میں لگ جاتے حضور خیریت سے واپس لندن آئیں۔

حضرت قاضی صاحب کی تعلیم اگرچہ ایف۔ اے تک کی تھی اور ٹیچر ٹریننگ کی مگر انگریزی میں خاص مہارت آپ کو نصیب تھی۔ مدرسہ احمدیہ قادیان میں ہمارے استاد کچھ عرصہ کے لئے تھے۔ جغرافیہ پڑھاتے۔ کبھی طالب علموں کو اپنے گھر میں بھی بلا کر ضروری باتیں اپنے مضمون کے بارہ میں یاد کراتے۔ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ان دنوں آپ کی کلاس میں تھے اور خاکسار بھی۔ ایک دفعہ ہم سب طالب علموں کو زور دے کر اٹلسوں کے خریدنے کا کہا۔ خریدیں اور انہیں محفوظ رکھیں۔ پھر کچھ عرصہ بعد آپ مشرقی افریقہ ملازمت ملنے پر تشریف لے گئے۔ 1927ء میں ان دنوں آپ گورنمنٹ سکول میں ٹیچر تھے۔ بعد میں ریٹائرمنٹ سے کئی سال پہلے گورنمنٹ سکول نیروبی کے پرنسپل ہو گئے تھے۔ اس عہدہ پر آپ ممباسہ بھی کچھ عرصہ رہے اور کسموں میں بھی محکمہ تعلیم کے ملازم رہے۔ ان دنوں کئی احمدی احباب اور بعض خاص احباب کا گروپ تھا مکرم محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب اور بعض اور بھی احمدی احباب جو سکول میں ٹیچر تھے۔ ان سب نیک لوگوں کا گروپ جماعتی کاموں میں بے حد ممد تھا۔ اور سلسلہ کی خدمات انجام دینے میں ایک سے ایک بڑھ کر مستعد نظر آتا تھا۔

نیروبی مشن کی ابتداء

جن دنوں ان کا نیروبی (مشرقی افریقہ) میں قیام تھا آپ سیکرٹری دعوت الی اللہ تھے۔ مخالفت شدت سے تھی دونوں طرف سے اشتہارات شائع ہو رہے تھے حضرت قاضی صاحب نے مخالفین کا ایک پریس بنا رکھا تھا۔ اس پر یہ اشتہار لکھتے اور شائع کرتے۔ ان مخالفت کے دنوں میں حضرت قاضی صاحب نے نیروبی کی مجلس عاملہ میں تجویز پیش کی کہ مرکز سے مربی منگوانا چاہئے۔ متفقہ طور پر یہ تجویز منظور ہوئی۔ جماعت نیروبی نے قادیان نظارت دعوت.... کو مربی بھجوانے کی درخواست کے ساتھ کرایہ بھی بھجوایا۔ جس پر اس عاجز کو نیروبی جانے کا ارشاد ہوا یہ 1934ء نومبر کی بات ہے۔ مشرقی افریقہ میں مشن کی ابتداء حضرت قاضی صاحب کی تحریک اور تجویز سے ہوئی۔ خود حضرت قاضی صاحب بے حد مستعد۔ وقت کے پابند اور جماعت کے ہر اجلاس میں وقت پر حاضر ہوتے۔ اور دعوت الی اللہ کے امور میں خاص ممد۔ تہجد گزار۔ شب بیدار عبادت کرنے والے تھے اور دعاگو۔ یاد آ رہا ہے۔ جب بلی گراہم نیروبی آیا اور خاکسار نے بیماروں کی صحت و تندرستی کے لئے دعا کا چیلنج دینے کا ارادہ کیا۔ حضرت قاضی صاحب ان دنوں جماعت نیروبی کے پریذیڈنٹ ہو گئے تھے۔ یہ 1953ء کی بات ہے۔ خاکسار نے ان سے بات کی اور مشورہ کیا۔ تو خاص جذبہ سے انہوں نے مجھے جرأت دلائی اور کہا ہمارا یہی تو کام ہے۔ دعا کا ہتھیار ہمیں حضرت مسیح موعود کی بدولت نصیب ہوا ہے۔ میں ابھی آتا ہوں جو خط آپ نے بلی گراہم کو لکھا ہے میں اسے آ کر دیکھتا ہوں اور نوک پلک درست کرتا ہوں آدھ گھنٹہ بعد اپنے سائیکل پر فوراً مشن ہاؤس پہنچ گئے۔ خط پڑھا درست کیا اور بلی گراہم کو بھجوایا گیا۔ حضرت قاضی صاحب کا اس دن اور اس وقت کا جذبہ خاکسار کے لئے بہت ممد ہوا۔ بہت دعاگو بھی تھے اور ہر دم دعاؤں سے اپنوں کو اور غیروں کو متمتع کرنے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا۔

کسموں مشن

کسموں (کینیا کالونی) میں جب تبدیل ہو کر گئے تو کوشاں رہے کہ یہاں بیت الذکر بن جائے۔ حکومت سے مقامی کونسل کے ممبروں سے مل کر خاص کوشش کی اور اس میں کامیاب ہوئے۔ حکومت نے بڑے اچھے علاقہ میں زمین دی۔ بفضل خدا بعد میں بیت الذکر بنی۔ اور مشن ہاؤس بھی۔

حضرت قاضی صاحب لمبا عرصہ جماعت نیروبی کے پریذیڈنٹ رہے۔ چندوں میں بہت باقاعدہ تھے اور بروقت ادا کرتے جماعتی اجلاسوں میں وقت پر آتے۔ ان کے ماتحت غیر احمدی جب ان کے چندہ کی کیفیت کا علم پاتے تو حیران رہ جاتے کہ اتنی بڑی رقم کے چیک آپ چندہ میں دیتے ہیں آپ نے اپنی اولاد میں اور عزیزوں میں چندہ کی یہ خاص وراثت قائم کی۔ اور بفضل خدا سب پابند ہیں۔

خلافت سے گہرا رابطہ اور تعلق تھا بہت اچھی مثالیں کئی احباب کی ہیں مگر حضرت بھٹی صاحب خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر دل کھول کر چندہ دیتے اور بعض اوقات یہ محسوس ہوتا کہ آپ خلیفہ وقت کے عاشق صادق ہیں۔ اپنی سب بچیوں کی بہت احسن رنگ میں تربیت کی ایک دفعہ حضرت خلیفہ ثانی نے فرمایا "سلام! تمہاری بہت بیٹیاں ہیں۔ زیادہ دیر تک ان کو نہ بٹھا رکھنا جو شریف اور نیک رشتے ملیں فوراً رشتے کر دینا" آپ کی سات بیٹیاں ہیں ماشاء اللہ سب خوش حال اور اپنے گھروں میں نیک سیرت کے ساتھ آباد ہیں۔ دو خادمان دین کی رفیقہ حیات ہیں۔

سب سے بڑی بیٹی جوانی میں بیوہ ہو گئی۔ حضرت خلیفہ ثالث کی خاص عنایت سے خاکسار کی وہ رفیقہ حیات بنیں۔ حضور خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ایک موقع پر ان کے متعلق فرمایا "آپ بہت خوش قسمت ہیں کہ ایک مجاہد کی بیگم ہیں اور شیخ صاحب بھی بہت خوش قسمت ہیں کہ آپ ان کی رفیقہ حیات ہیں" حضرت قاضی صاحب کی ساری بیٹیاں خلافت کی گرویدہ ہیں۔ اور خاص عقیدت و محبت رکھتی ہیں حضرت قاضی صاحب کی نیک تربیت کا یہ نتیجہ ہے۔ اور قابل رشک ہے۔

ربوہ میں قیام

ریٹائرمنٹ کے بعد ربوہ آ کر آباد ہوئے۔ وہاں مکان بنایا۔ محلہ کے کئی عہدے آپ کے سپرد رہے۔ محلہ کے صدر بھی رہے۔ اہل محلہ کی خاص خدمت کی توفیق پائی۔ بہت باقاعدگی سے بیت انوار آتے اور عبادت بجا لاتے۔ غریب پرور تھے۔ جب کبھی کسی کے متعلق سنتے کہ وہ محتاج ہے فوراً اس کے گھر جا کر اس کی خدمت کرتے۔ بیمار کے لئے ہومیوپیتھک کی دوائی لے کر جاتے۔

حضرت قاضی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے آخر وقت تک معقول پنشن سے جو حکومت کی طرف سے آپ کو ملتی رہی نوازا۔ خدا کے فضل سے کسی کے محتاج نہیں ہوئے۔ بعد میں لندن آ گئے۔ حضور ایدہ اللہ کی صحبت میں رہنا پسند کیا۔ اپنی زندگی کے بعض واقعات خاص جذبہ اور اخلاص کے انداز میں سناتے۔ یہی واقعہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے 27

رمضان المبارک بروز ہفتہ درس القرآن کے بعد بیان فرمایا "نماز جنازہ حاضر ہوگی حضرت قاضی عبدالسلام صاحب کی ہے96 سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی ہے۔ بہت پرانے (رفیق) تھے۔ اس بات پر فخر تھا کہ تین دفعہ میرا نام حضرت مسیح موعود نے لیا۔ قاضی صاحب اس بات پر بڑے خوش تھے کہ میری تو زندگی بن گئی۔ مجھے مسیح موعود نے تین دفعہ عبدالسلام کہا ہے۔ تو ساری زندگی ان کی سلامتی کے ساتھ ہی گزری"

نماز جنازہ پڑھانے سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"ان کا خاندان پھیلا ہوا ہے۔ تعزیت فردا فردا مشکل ہے ان کی وفات عظیم الشان ہوئی۔ کسی کے محتاج نہیں ہوئے۔"

اشارے

محترمہ آپا مسعودہ آپ کی اہلیہ نے نومبر 1991ء میں ان کے ہسپتال جانے سے پہلے خواب دیکھا "سن 1999ء بڑا سا لکھا ہوا نظر آیا" جب ہسپتال چلے گئے تو خواب میں پھر دیکھا اور کاغذ پر صرف اتنا لکھا نظر آیا "جمعہ المبارک" ان دونوں خوابوں سے یہ سمجھا کہ حضرت قاضی صاحب کی وفات 1999ء میں اور جمعہ کے روز ہوگی۔ خواب کے مطابق آپ کی وفات جمعۃ الوداع کے دن ہوئی۔

پھر آپا مسعودہ نے وفات سے قبل یہ خواب دیکھا "کھلا مکان ہے اس میں ایک طرف چارپائی پر قاضی صاحب کا وجود ہے جو بے حس و بے حرکت پڑا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تشریف لائے ہیں اور حضرت قاضی صاحب کے ہونٹوں پر پیار کرتے ہیں۔"

آپا مسعودہ نے آخری سالوں میں حضرت قاضی صاحب کی دل و جان سے خوب خدمت کی۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء۔ عزیز نعیم احمد روزانہ ضروری خدمت کے لئے حاضر ہوتا اور خاص توجہ سے خدمت انجام دیتا رہا۔ عزیز نسیم احمد اور دوسرے عزیزوں نے بھی آپ کی خوب خدمت کی عزیزہ ناصر احمد اور ان کی بیگم بھی اپنے بزرگ باپ کی لگاتار خدمت پر مامور رہے۔ حضرت قاضی صاحب نے جب ہسپتال میں آخری سانس لیا تو ایک لمحہ نظر کھلی دیکھا سامنے ناصر احمد بیٹا بیٹھا ہوا ہے۔ اور آنکھ بند ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں داخل کرے۔ اور تمام پسماندگان کو ان کی نیک باتوں پر عمل کرنے اور قائم و دائم رہنے کی سعادت نصیب کرے۔

آخری نظارے

حضرت قاضی صاحب وفات سے قبل غنودگی میں مختلف قسم کے نظارے دیکھتے رہے اور ان کا ذکر بھی کرتے رہے۔ اور بتایا کہ ان بزرگوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو دیکھا۔ کہ یہاں آئے ہیں۔ پھر حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب اور سید عبدالرزاق شاہ صاحب کو بار بار دیکھا۔ غنودگی میں ہاتھ باہر نکال کر ذرا اونچا کرکے ان فوت شدہ بزرگان سے مسکراہٹ کے ساتھ مصافحہ کرتے رہے۔ اور حال پوچھتے رہے اور ساتھ یہ بھی کہتے کہ حضور کے کمرہ کے ساتھ جو کمرہ ہے اس میں میرا Bed لے جاؤ۔ میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھنی ہے ان بزرگان کے ساتھ مصافحہ کرتے کرتے ہاتھ ٹھنڈا ہو گیا اور آواز بھی کمزور۔ مسکراہٹ کے ساتھ ان سے مصافحہ کرتے رہے۔ بعد میں سو گئے اس قسم کے کئی نظارے ان آخری دنوں میں دیکھتے رہے۔

حضرت قاضی صاحب مرحوم ایک واقعہ بڑے شوق سے سنایا کرتے تھے۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات کے وقت جبکہ ان کی عمر 12 سال کی تھی۔ جس وقت حضرت خلیفہ اول کو لحد میں اتارا جا رہا تھا اس وقت میرا ہاتھ حضور کے سر کے نیچے تھا۔"

ایک اور واقعہ کا ذکر کرکے اس ذکر خیر کو جسے جاری رکھنے کا اگرچہ دل چاہتا ہے کہ اور لکھوں مگر دل غمگین بھی ہے اور مسرور بھی ملے جلے جذبات اس وقت ہیں۔ زیادہ نہیں لکھتا۔ جن دنوں نیروبی میں قرآن مجید کے سواحلی ترجمہ کی اشاعت و طباعت کے انتظامات ہو رہے تھے۔ حضرت قاضی صاحب نے عربی متن قرآن مجید کا سارا بغور پڑھا اور اس کے پروف دیکھے اور ہمیں اطمینان نصیب ہوا۔ کہ صحیح طور پر یہ کام ایک بزرگ کے ذریعہ مکمل ہوا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور طباعت پر غیر معمولی خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے "مجھے بھی اس برکت والے کام میں کچھ خدمت کا موقعہ ملا" جزاہ اللہ خیرا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 32033 میں رشید احمد ولد اللہ دتہ قوم راجپوت بھٹی پیشہ زمیندارہ عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 34/A ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 98-8-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین بر قبہ 3 ایکڑ نہری واقع چک نمبر 34/A ضلع رحیم یار خان مالیتی۔/450000 روپے۔ 2۔ مکان واقع چک نمبر 34/A ضلع رحیم یار خان مالیتی۔/150000 روپے۔ 3۔ پلاٹ بر قبہ پونے سات مرلے واقع طاہر آباد ربوہ مالیتی۔/28000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/20000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رشید احمد چک نمبر 34/A ضلع رحیم یار خان گواہ شد نمبر 1 منیر احمد ولد اللہ دتہ چک نمبر 34/A ضلع رحیم یار خان گواہ شد نمبر 2 طاہر منیر بھٹی مربی سلسلہ۔

☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32034 میں مبشرہ طاہرہ زوجہ خدا بخش نسیم قوم جٹ راجپوت پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وارڈ نمبر 11 پنڈی گھیب ضلع اٹک بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 96-8-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/20000 روپے۔ اور زیورات طلائی 10 تولہ مالیتی۔/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/7000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مبشرہ طاہرہ وارڈ نمبر 11 پنڈی گھیب ضلع اٹک گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد پنڈی گھیب ضلع اٹک گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد پنڈی گھیب ضلع اٹک۔

☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32035 میں غلام فاطمہ زوجہ محمد جمیل قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد فارم ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 98-8-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 36 گرام مالیتی۔/16000 روپے۔ 2۔ ٹیلی ویژن رنگین مالیتی۔/12000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/10000 روپے۔ 4۔ فریج سیکنڈ ہینڈ مالیتی۔/5000 روپے۔ 5۔ سلائی مشین مالیتی۔/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ غلام فاطمہ نصرت آباد فارم ضلع میرپور خاص گواہ شد نمبر 1 محمد جمیل ولد مراد خان نصرت آباد ضلع میرپور خاص گواہ شد نمبر 2 محمد قاسم وصیت نمبر 13446۔

☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32036 میں میاں اللہ بخش ولد میاں مولا بخش صاحب قوم کھوکھر پیشہ کاروبار عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کولو تارڑ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 98-8-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ترکہ والدہ سے مکان واقع کولو تارڑ ضلع حافظ آباد مالیتی۔/150000 روپے۔ جس کے وارث خاکسار اور ہمشیرہ صاحبہ ہیں میرا حصہ 2/3 ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/30000 روپے سالانہ بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میاں اللہ بخش ساکن کولو تارڑ ضلع حافظ آباد گواہ شد نمبر 1 امداد اللہ ساکن کولو تارڑ ضلع حافظ آباد گواہ شد نمبر 2 قریشی خالد ندیم معلم اصلاح و ارشاد مقامی۔

☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32037 میں منزہ خان زوجہ محمد ارشد جاوید خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 98-10-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی 10 تولہ مالیتی۔/60000 روپے۔ 2۔ زیورات نقرئی وزنی 4 تولہ مالیتی۔/400 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ منزہ خان ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 محمد ارشد خان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد ظفر وصیت نمبر 17411۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

میں عنقریب اپنے بیٹے عزیزم مکرم سید علی احمد صاحب طارق ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کے پاس جارہا ہوں میری عام صحت پہلے سے گو بہتر ہے مگر کانوں کی تکلیف۔ گویائی میں تکلیف۔ چلنے پھرنے میں تکلیف وغیرہ کے دور ہونے اور شفائے کامل کے لئے احباب جماعت سے دور مندانہ دعا کی درخواست ہے۔

میرا پتہ درج ذیل ہو گا۔
سید احمد علی 163-B-بلاک "N"
نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔

○ محترمہ ڈاکٹر صادقہ منصور صاحبہ لاہور کی صاحبزادی عزیزہ شازیہ شدید علیل ہیں۔ لاہور کے ہسپتال میں انتہائی احتیاط کے وارڈ میں داخل ہیں عزیزہ کی جلد صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب کا بیٹا ناصر احمد امریکہ میں شدید بیمار ہے درخواست دعا ہے۔

اعلان

○ وہ طلباء طالبات جنہوں نے تعلیمی سیشن 98-99ء میں کسی پروفیشنل یا جنرل تعلیمی ادارہ میں داخلہ حاصل کیا ہے وہ مندرجہ ذیل معلومات نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ 35460 کو ارسال کریں۔

1۔ ادارہ کا پراسپکٹس و دیگر تعلیمی لٹریچر
2۔ ادارہ / شعبہ کا آخری اوپن میرٹ
3۔ اپنا عارضی / مستقل ایڈریس
4۔ ادارہ / شعبہ سے متعلق دیگر معلومات

○ جو طلباء و طالبات ماسٹرز۔ ڈاکٹریٹ اور پوسٹ ڈاکٹریٹ کے معیار کے لحاظ سے تحقیق سے وابستہ ہیں وہ مندرجہ ذیل معلومات ارسال کریں۔

1۔ اپنے تحقیقی مقالہ کی ایک کاپی خلافت لائبریری ربوہ کو ارسال کریں۔
2۔ تحقیق کا ABSTRACT نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ 35460 کو ارسال کریں۔

(نظارت تعلیم)

گمشدہ پرس

○ مکرم خورشید احمد صاحب کا پرس گم گیا ہے جس میں مبلغ چھ صد روپے موجود تھے۔ اگر کسی دوست کو یہ پرس ملے تو وہ دفتر صدر عمومی میں جمع کروا کے ممنون فرمائیں۔

(صدر عمومی۔ ربوہ)

نکاح

○ مکرم عطاء الوحید کاشف صاحب ابن مکرم محمد یوسف باجوہ صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال کا نکاح ہمراہ عزیزہ ثروت نصیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب نمبردار قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر بیت مبارک ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے مورخہ 99-3-14 کو پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ نکاح جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

ولادت

○ مکرم تنویر احمد صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 21 مارچ 1999ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا۔ جس کا نام طاہر احمد حبیب تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد اسلم ناصر (سینئر ہیڈ ماسٹر) ناصر آباد شرقی کا پوتا اور مکرم چوہدری نور احمد صاحب ملتان کا نواسہ۔ اور مکرم چوہدری نور حسن صاحب مرحوم آف تلونڈی جھنگلاں سابق امیر حلقہ گوجرہ کا پڑپوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر صالح اور خادم دین بنائے۔

ہر قسم کے ماربل سلیپ
کچن کاؤنٹر ٹائلز
کیمیکل پالش کیلئے
رجوع فرمائیں
MARBLES
051-411121
سٹار
ماربل انڈسٹریز
پلاٹ نمبر 42-40 سٹریٹ 10 سیکٹر I/9
پروپرائیٹر
شیخ جمیل احمد اینڈ سنز
انڈسٹریل ایریا اسلام آباد

نمائندہ روزنامہ الفضل

○ مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی آف اوکاڑہ۔ نمائندہ روزنامہ "الفضل" اپنے دورہ کے دوران قصور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ حافظ آباد تشریف لا رہے ہیں احباب جماعت احمدیہ و عہدیداران جماعت احمدیہ سے خصوصی طور پر تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

(مینجر روزنامہ "الفضل" ربوہ)

ضرورت خادمات

○ ایک معزز بیمار خاتون کی خدمت کے لئے چند خادمات کی ضرورت ہے۔
رابطہ کے لئے دفتر الفضل میں تشریف لائیں یا ٹیلی فون نمبر 213029 پر رابطہ کریں۔
معاوضہ بالمشافہ طے ہو گا۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

اتوار 28۔ مارچ 1999ء

12-30 a.m.	لقاء مع العرب۔
1-30 a.m.	حج کے متعلق ایک گفتگو۔
2-20 a.m.	مجلس سوال و جواب 99-3-7
4-05 a.m.	تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ۔ خبریں
4-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز
5-00 a.m.	لقاء مع العرب
6-05 a.m.	اردو کلاس۔
8-20 a.m.	ڈینش زبان سیکھیے۔
8-55 a.m.	چلڈرنز کلاس 99-3-27۔
10-05 a.m.	تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ۔ خبریں
10-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز۔
10-55 a.m.	مجلس عرفان۔ از لندن 99-3-7
11-30 a.m.	لقاء مع العرب۔
12-25 p.m.	اردو کلاس
2-00 p.m.	خطبہ عید الاضحیٰ از بیت الفتوح یوکے۔
3-00 p.m.	عید الاضحیٰ 1999ء۔ انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں
4-40 p.m.	چلڈرنز کارنر عید مشاعرہ۔ پاکستان
5-00 p.m.	خطبہ عید 99-3-28۔
6-00 p.m.	بنگالی سروس
7-00 p.m.	پروگرام عید الاضحیٰ از پاکستان
8-00 p.m.	خطبہ عید 99-3-28
9-00 p.m.	عید الاضحیٰ 1999۔ جرمنی
10-05 p.m.	تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ
10-25 p.m.	اردو کلاس

سوموار 29۔ مارچ 1999ء

12-30 a.m.	خطبہ عید 99-3-28
1-30 a.m.	عید الاضحیٰ 1999ء از پاکستان۔
2-35 a.m.	درس القرآن 98-12-22
4-05 a.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں
4-57 a.m.	چلڈرنز کارنر عید مشاعرہ۔ از پاکستان
5-20 a.m.	لقاء مع العرب
6-00 a.m.	خطبہ عید 99-3-28
7-30 a.m.	عید الاضحیٰ 1999ء از کینیڈا
8-20 a.m.	اردو کلاس۔
9-25 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ تقریر ملک منور احمد جاوید صاحب
10-05 a.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
11-00 a.m.	خطبہ عید 99-3-28
12-50 p.m.	عید الاضحیٰ 1999 از پاکستان
1-50 p.m.	اردو کلاس
3-00 p.m.	انڈونیشین پروگرام۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں
4-40 p.m.	نارویجن زبان سیکھیے
5-10 p.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس کبڈی سیمی فائنل لاہور بمقابلہ ربوہ
5-55 p.m.	بنگالی سروس
6-55 p.m.	ہومیوپیتھی کلاس
8-00 p.m.	چلڈرنز کارنر عید ملن 98ء پاکستان
8-55 p.m.	جرمن سروس
10-05 p.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات
10-15 p.m.	اردو کلاس
11-20 p.m.	لقاء مع العرب

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 25۔ مارچ۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 18 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 27 سنٹی گریڈ
26۔ مارچ غروب آفتاب۔ 6-26
27۔ مارچ طلوع فجر۔ 4-38
27۔ مارچ طلوع آفتاب 6-01

عالمی خبریں

قتل عام کا منصوبہ

بھارت نے مجاہدین کا روپ دھارے ہوئے بھارتی ایجنٹوں کے ذریعے مقبوضہ کشمیر میں قتل کا منصوبہ بنا لیا ہے۔ یہ بھارتی ایجنٹ لمبی داڑھیاں رکھے ہوں گے اور ہندوؤں کو قتل کر کے ان کی تصاویر ریاست بھر میں پھیلائیں گے۔ اس سے لشکر طیبہ کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جائے گا۔ تاکہ مجاہدین اور کشمیری عوام کے درمیان دوریاں پیدا کی جاسکیں۔ لشکر طیبہ کو آئی ایس آئی کا ایجنٹ اور دہشت گرد قرار دیا جائے گا۔

کشمیر میں خود مختار سٹیٹ

قائم کرنے کا امریکہ منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے ریاست کا آئین بھارتی ہو گا بعد میں اس کی مکمل خود مختاری کے لئے پاکستان اور بھارت میں معاہدہ کیا جائے گا۔ اس کی اپنی پارلیمنٹ پولیس اور جھنڈا ہو گا۔ عالمی ادارے مجوزہ علاقے کی ضمانت دیں گے۔

جموں سیکٹر میں فائرنگ

جموں سیکٹر میں پاک بھارت افواج کے درمیان فائرنگ سے 4 بنگلہ دیشی ہلاک ہو گئے۔ دونوں اطراف سے فائرنگ کا سلسلہ رات گئے جاری رہا۔

قیدیوں کے تبادلے کی پیشکش

شمالی اتحاد نے کہا ہے کہ اگر طالبان ہمارے قیدی چھوڑنے پر راضی ہوں تو ہم بھی طالبان کے ایک ہزار قیدی چھوڑنے پر تیار ہیں۔

پاکستان کے خلاف مظاہرہ

مقبوضہ کشمیر کے شہر سوپور کے بعد بھارت نے سری نگر میں بھی پاکستان کے خلاف مظاہرہ کروا دیا۔ یہ جلوس لوک فلکتی نامی تنظیم کے کارکنوں نے نکالا۔ پاکستان خلاف نعرے بازی کی۔

لیبیا سے پابندیاں اٹھنے کا امکان

اقوام متحدہ نے لیبیا سے پابندیاں اٹھانے کا اشارہ دے دیا ہے۔ لیبیا نے لاکربی ملزموں کو اقوام متحدہ کے حوالے کر دیا تو پابندیاں فوری اٹھالی جائیں گی۔ سلامتی کونسل کے نام خط کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ لیبیا نے ملزموں کو پیش کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔

انڈونیشیا میں نسلی فسادات

انڈونیشیا میں نسلی فسادات کا سلسلہ جاری ہے اور صورت حال مزید کشیدہ ہو گئی ہے۔ 165۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ فسادات بورنیو کے ضلع سمباس میں آباد کاروں اور ملائی باشندوں کے درمیان ہو رہے ہیں صورت حال پر قابو پانے کے لئے 2 ہزار مزید فوجی بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ہے۔

کوسووو میں 20 شہید

سربوں نے کوسووو میں 200 مسلمانوں کو شہید کر دیا ہے۔ یہ شہادتیں چند روز سے جاری سرب فوج کی کارروائی کے دوران ہوئیں۔ البانوی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ عالمی برادری کوسووو کی سنگین صورت حال کا نوٹس لے۔ سرب فوج اور کوسووو لبریشن آرمی کے درمیان لڑائی کا دائرہ دارالحکومت تک پھیل گیا ہے۔ بڑی فوجی کارروائی کے خوف سے جان بچا کر بھاگنے والے مسلمانوں کی تعداد میں اچانک اضافہ ہو گیا ہے۔

نیٹو کے حملوں کا اعلان

نیٹو نے سربیا پر فضائی حملے کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ سلامتی کونسل نے فضائی حملوں کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ بلغراد میں امریکہ برطانیہ اور جرمنی کے سفارت خانے بند ہو گئے۔ جاپان نے اپنے شہریوں کو یوگوسلاویہ چھوڑنے کی ہدایت کر دی۔ نیٹو کے حملوں پر احتجاج کرتے ہوئے روسی وزیر اعظم نے امریکہ کا دورہ منسوخ کر دیا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

حکومتی درخواست مسترد

سپریم کورٹ نے حکومتی سوئس دستاویزات احتساب بنچ میں پیش کرنے کی حکومتی درخواست مسترد کر دی ہے اٹارنی جنرل نے درخواست کی تھی کہ ان دستاویزات کے سیل ہو جانے سے احتساب بنچ کو کام کرنے میں شدید دقت کا سامنا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے قرار دیا کہ کمیشن اور دستاویزات کے حوالے سے زیر التوا درخواستوں کی سماعت سپریم کورٹ کا بڑا بنچ کرے۔ لہٰذا پانچ ججوں پر مشتمل بنچ کی سفارش کی جاتی ہے۔

زمینداروں کے لئے بجلی سستی ہو گئی

واپڈا نے زراعت کے شعبے کے لئے بجلی کی قیمت میں 18 فیصد کمی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ بجلی کی قیمتوں کی نئی شرحوں کا مقصد عوام کو ریلیف دیتے ہوئے اضافی بجلی فروخت کرنا ہے۔ فوج کے آنے کے بعد واپڈا کے پاس 1200 میگاواٹ بجلی فاضل ہو چکی ہے۔ نجی بجلی کمپنیوں کی پیداوار کے باعث 1800 میگاواٹ بجلی مزید ملے گی۔

عمل درآمد کون کرائے گا

سپریم کورٹ کے 5۔ رکنی شریعت اپیل بنچ نے کہا ہے کہ عدلیہ کا کردار محدود ہے۔ سود کے خاتمہ کا حکم دے دیا تو عمل درآمد کون کرائے گا۔ شریعت بنچ صرف احکامات جاری کر سکتا ہے۔ یہ کون دیکھے گا کہ متعلقہ ادارے عمل درآمد کر رہے ہیں یا نہیں۔ عمل درآمد فوج کروائے یا بین الاقوامی طرز پر شریعہ باڈی بنائی جائے۔ یا سپر کمیشن بنائی جائے۔

سپریم کورٹ کی طرف سے مذمت

سپریم کورٹ نے اپنے ریمارکس میں کہا ہے کہ اپوزیشن لیڈر کے وکلاء کو ہراساں کرنا قابل مذمت ہے۔ اٹارنی جنرل یقینی بنائیں کہ بے نظیر اور زرداری کے وکلاء کو کسی بھی طرح ہراساں نہیں کیا جائے گا۔ ایسے اقدامات عدالت کو صحیح فیصلے تک پہنچنے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

اجتماعی خود سوزی کی دھمکی

گنے کے کاشتکاروں نے وزیر اعلیٰ ہاؤس لاہور کے سامنے اجتماعی خود سوزی کی دھمکی دے دی ہے۔ شوگر ملوں کی طرف کاشتکاروں کی کروڑوں روپے کی رقم واجب الادا ہے۔ ابھی گزشتہ سال کی ادائیگیاں باقی ہیں۔ گنے کی قیمت نہ ملی تو آئندہ کاشت نہیں کریں گے۔

محرومیاں دور کرنے نکل آئے ہیں

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ قوم کی محرومیاں دور کرنے کے لئے میدان میں نکل آئے ہیں۔ غوری اور شاہین میزائل اس سلسلے کی کڑی ہیں۔

کراچی میں عوامی اتحاد ریلی

کراچی میں عوامی اتحاد کی ریلی پیپلز پارٹی کی سیاسی قوت کا مظاہرہ بن گئی سینکڑوں گاڑیوں میں سوار پیپلز پارٹی کے ہزاروں کارکنوں نے ریلی میں شرکت کی۔ بے نظیر بھٹو نے بھی ریلی میں شرکت کی۔ شاہراہ فیصل اور گردو نواح میں کئی گھنٹے ٹریفک جام رہی۔

فرحت علی جیولرز اینڈ نیز ی ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213156

میٹرک کے رزلٹ کے منتظر طلباء و طالبات کے لئے وقت کا بہترین مصرف

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز۔ ربوہ میں مورخہ 5 اپریل 99 سے مختلف ڈپلومہ کورسز اور شارٹ کورسز کی کلاسز کے لئے داخلے شروع ہیں۔ مزید معلومات کالج آ کر یا بذریعہ فون حاصل کی جا سکتی ہیں۔ طالبات صبح 8 بجے تا 10:30 تک کالج آ کر معلومات حاصل کر سکتی ہیں۔ طالبات کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز موجود ہیں۔

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز 23 شکور پارک ربوہ فون نمبر: 212034

ناصر کنڈر گارٹن (رجسٹرڈ) دارالرحمت وسطی ربوہ میں مونٹیسری تا 8 کلاس داخلہ شروع ہے
پرنسپل
ناصر کنڈر گارٹن۔ ربوہ
☎: 212981

• وولٹیج سٹیبلائزرز • فریج • گیزرز
• واشنگ مشین • ایئر کولر • ایئر کنڈیشنرز
• کوکنگ رینج • مائیکرو ویو اوون
فخر الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ چودھری عامل بلڈنگ لاہور
☎: 7223347-7239347-7354873

البشیرز
معروف و قابل اعتماد نام
پیچ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد ناصر ہائی سکول
جیولرز اینڈ بوتیک
نئی وضع نئی تراش نئی سج دھج کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت
پروپرائیٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم ربوہ 04524-510
فون شوروم چنیوٹ 04942-3171

ربوہ کے گردو نواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
☎ آفس: 212764
گھر: 211379
ربوہ